سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عطا کردہ تمدنی، معاشرتی،
معاشی اور اخلاقی دستورِ حیات

نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



ادیبِ ملت علامہ شمس بریلوی

ہجویری بک شاپ

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عطا کردہ تمدنی، معاشرتی، معاشی اور اخلاقی دستورِ حیات

نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

از

ادیبِ ملت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمۃ

ہجویری بک شاپ
دکان نمبر ۹، داتا گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور

نام کتاب ———— نظامِ مصطفےٰ ﷺ

مصنف ———— علامہ ارشد ملت شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمہ

صفحات ———— 464

ناشر ———— ہجویری بک شاپ

باہتمام ———— الحاج ملک علی محمد چشتی

پرنٹر ———— علی پرنٹرز

خصوصی کاوش ———— محمد اعجاز تبسم

قیمت ———— 400/-

ملنے کے پتے

- شبیر برادرز، اردو بازار لاہور
- ادارہ پیغام القرآن، اردو بازار لاہور
- احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک راولپنڈی
- اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک راولپنڈی
- مکتبہ غوثیہ ہول سیل کراچی

وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا ۔(سورۃ النساء125)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود و آلِ نمرود

ارفحشد جس کا سلسلہ ایک واسطہ سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام سے ملتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جد اعلیٰ تھا' ارفحش' سام بن نوح علیہ السلام کا فرزند تھا' اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے خلیفہ اور جانشین ''سام'' کی نسل کا سلسلہ تمام دنیا میں پھیلایا اور تمام عالم پر اس کو برتری عطا فرمائی۔ ارفحشد کی دوسری پشت میں عابر بن شالخ نے خاص طور پر شہرت' عزت اور عروج حاصل کیا' عابر ہی تمام عبرانیوں کا جد اعلیٰ ہے۔

ارفحشد
/ شالخ
/ عابر

عابر ہی وہ عظیم شخص ہے جو کلدانیوں کو آزادی دلانے کے لئے نمرود سے مدمقابل ہوا تھا' لیکن شکست سے دوچار ہونا پڑا اور نمرود نے عابر اور اس کی تمام جماعت کو شہر کوثا سے نکال دیا اور عابر اپنی تمام جمعیت کے ساتھ فرأت اور دجلہ کے مابین جو طاس ہے جس کو قدیم زمانے میں مجدل کہتے ہیں شکست سے دوچار ہونے کے بعد یہاں آ کر بس گیا اور اس طاس میں حکومت قائم کر لی عابر کے بعد اس کا فرزند فالج جانشین ہوا' لیکن فالخ زیادہ عرصہ تک حکومت پر قابض نہ رہ سکا اور قبطیوں نے فالخ سے حکومت چھین لی

اور فالخ کو اس علاقے سے نکلنا پڑا' اسی فالخ کے پوتے تاروخ سے ناحور پیدا ہوا اور ناحور سے تارخ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کا باپ تھا۔

علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں:

''تارح ابن ناحوار ہی کو آزر کہتے ہیں' نمرود نے کمال اخلاص سے تارخ کو اپنے بیت الاصنام کا (بت خانہ) کا داروغہ مقرر کیا[1] اور نمرود ملوک جرامقہ سے ہے اس کا نام ابن سعید تھا اور کوشش ابن حام کا لڑکا تھا یہی انتہی کلام ابن سعید''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مولد کے سلسلے میں بھی مورخین کے یہاں اختلاف ہے لیکن مؤرخین کی اکثریت کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کا مولد بابل کا شہر اُور یا اُرتھا' آپ کے سلسلہ نسبت میں بھی مؤرخین کے یہاں تضاد پایا جاتا ہے۔

علامہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سلسلہ نسب اس طرح بیان کیا ہے۔

''وھو ابراھیم بن تارخ بن ناحور بن ساروخ بن راعو بن فالخ بن عابر بن صالح بن ارفخشد بن سام ابن نوح علیه السلام''

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ کے ہر فرد کے ساتھ اس کی عمر بھی تحریر کر دی ہے۔

(دیکھئے البدایہ والنہایہ جلد اول طبع بیروت)

علامہ ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ سلسلہ نسب وتورات میں مذکور سلسلہ نسب کے مطابق ہے بجز اس کے کہ تورات میں چند ناموں میں (معمولی سا اختلاف ہے) یعنی تورات میں۔

---

[1] بعض مؤرخین نے اس منصب تارح سے اتفاق کیا ہے' لیکن حیرت ہے کہ یہی شاہی منصب دار خود اپنے ہاتھوں سے بت بناتا ہے اور اپنے فرزند کو وہ بت بیچنے کے لئے بازار میں بھیجتا ہے اور اس کو اپنے منصب کا کچھ پاس نہیں ہوتا۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ تارح نمرود کے یہاں کسی منصب پر فائز نہیں ہوتا۔

''تارخ کے بجائے تارح ہے' ساروخ کے بجائے سروج ہے اور فالح کے بجائے فالج ہے اور ارفخشد کے بجائے ازفکشار مذکور ہے''۔

اس سلسلہ میں نسب میں خصوصاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے نام میں مفسرین ومؤرخین نے بہت اختلاف کیا ہے امام بخاری نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مروی جو حدیث بطور استدلال پیش کی ہے اس میں وضاحت کے ساتھ آپ کے والد کا نام آزر مذکور ہے یلقی ابراھیم اباہ ازر یوم القیامۃ الخ۔

اسی سلسلے میں ابن کثیر اور روایت پیش کرتے ہیں جس کا سلسلہ رواۃ (طریق) اس طرح ہے۔

وراہ ایضا من حدیث قتادۃ عن عقبہ بن عبد الغافر عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وقال اللہ تعالیٰ (وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝) ذا یدل علی ان اسم ابی ابراھیم از وجمھور اھل النسب منھم ابن عباس رضی اللہ عنہ ان اسم ابیہ تارح واھل کتاب یقولون تارح بالخاء العمۃ فقیل لقب بصنم کان یعبدہ اسمہ ازر۔

ترجمہ: ''اور ایسی ہی روایت کی ہے جو حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے روایت کی ابی سعید سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو سابقہ حدیث کے مثل ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جب کہا ابراہیم نے اپنی باپ آرزر سے کیا تم نے بتوں کو اپنا خدا بنا رکھا ہے' بیشک میں تم کو اور تمہاری قوم کو ایک کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں' یہ اشارہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر تھا اور تمام اہل نسب (نسابین) جن

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں کہتے ہیں (اس بات پر انہوں نے اتفاق کیا ہے) کہ آپ کا نام تارح تھا جس کو یہودی اور عیسائی تارخ (خائے نقطہ دار سے) کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس بت کا نام جس کی تارح پرستش کرتا تھا آزر تھا' اسی کے نام سے اس کا لقب آزر رکھ دیا گیا"۔ (البدایہ والنہایہ جلد اوّل)

آزر بت بنا بنا کر ابراہیم علیہ السلام کو دیتا کہ ان کو لے جا کر بازار میں فروخت کرو' آپ ان بتوں کو (جو لکڑی کے تراشے ہوئے ہوتے تھے) زمین پر گھسیٹے ہوئے لے جاتے اور بلند آواز سے فرماتے............(من یشتری ما لا یضر ولا ینفع)

ان کو کون خریدتا ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع۔

لوگ یہ سن کر تعجب کرتے اور ان سے بتوں کو نہ خریدتے!

رفتہ رفتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بتوں سے بیزاری کی خبر عام ہو گئی اب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور قوم کے عمائد سے کہنا شروع کیا۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝

(سورۃ الانبیاء آیت 52)

ترجمہ: جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی برادری والوں سے کہا کہ یہ کیا واہیات مورتیں ہیں جن کی عبادت پر تم جمے بیٹھے ہے۔

ان کا بس یہی جواب تھا کہ

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء آیت 53)

ترجمہ: وہ لوگ (جواب میں) کہنے لگے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے دیکھا ہے۔

اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی گمراہی کو ان پر اس طرح کھلم کھلا واضح کر دیا۔

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○

(سورۃ الانبیاء آیت 54)

ترجمہ: ''ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بے شک تم اور تمہارے باپ دادا صریح گمراہی میں ہیں' وہ سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یونہی مزاحاً یہ بات کہہ رہے ہیں''

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ○ (سورہ الانبیاء آیت 55)

ترجمہ: ''وہ کہنے لگے کیا تم (اپنے نزدیک) سچی بات (سمجھ کر) ہمارے سامنے پیش کررہے ہو یا ہم سے دل لگی کررہے ہو''۔

آپ نے ان کے اس خیال کی' کہ ان سے مزاحاً یہ بات کہہ رہے ہیں۔ تردید فرماتے ہوئے کہا ایسا نہیں ہے تم سے دل لگی سے یہ بات نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ حقیقت میں کہہ رہا ہوں کہ تم ان (بتوں کو) اپنا معبود نہ سمجھو۔

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ○ (سورۃ الانبیاء آیت 56)

ترجمہ: ''کہا! بلکہ تمہارا حقیقی ربّ (جو لائق عبادت ہے) وہ تمام آسمانوں اور آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے جس نے ان سب کو پیدا فرمایا ہے اور میں اس دعویٰ پر دلیل بھی رکھتا ہوں''۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ اس راست گوئی اور سچی بات کا بھی ان پر کچھ اثر نہیں ہوا تو آپ نے ربّ جل شانہ کی قسم سے مؤکد کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ○

(سورۃ الانبیاء 57)

ترجمہ: ''اور خدا کی قسم! تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے ان بتوں کے

ساتھ ایک تدبیر کروں (ان کی خوب گت بناؤں گا)''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان پر یہ واضح نہیں کیا کہ وہ کیا تدبیر کریں گے' چنانچہ تھوڑے ہی دن کے بعد ان صنم پرستوں کی عید کا دن آ گیا تمام لوگ خوشی منانے کے لئے ایک میدان میں جمع ہوتے تھے' حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی ان کے باپ نے کہا کہ چلو ہمارے ساتھ مل کر عید مناؤ۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ○ فَقَالَ اِنِّي سَقِيمٌ ○

(سورۃ الصافات آیت 88-89)

آپ اپنی طبیعت میں کچھ کسلمندی محسوس فرما رہے تھے اس لئے آپ نے ساتھ جانے سے عذر کیا اور کہا انی سقیم (بے شک میرا مزاج ناساز ہے)

چنانچہ آپ کے باپ آپ کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی طرح عید منانے کے لئے چلا گیا۔ اب آپ ان کے بتکدے پہنچے اور تمام بتوں کو سوائے بتکدے کے بڑے بت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ○ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ○ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ○ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ○ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ○

(سورۃ الانبیاء آیت 58-65)

ترجمہ: چنانچہ (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور صرف بڑے بت کو رہنے دیا کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کریں یا بڑے بت سے رجوع کریں) جب وہ (لوٹ کر) آئے تو انہوں نے اپنے بتوں کا یہ حال دیکھا

تیرا خدا بہت ہی عظیم ہے، کیا تجھ میں اتنی طاقت ہے کہ اس آگ سے صحیح و سالم باہر نکل آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ وہاں میں اس ربّ عظیم کی قوت و مدد سے باہر بھی آسکتا ہوں یہ فرما کر آپ اٹھے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آگ کے اس عظیم ڈھیرے اور آلاؤ سے باہر نکل آئے۔

اس واقعہ کے بعد نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ میں اس چیز کے عوض جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو تمہارے ربّ کیلئے قربانیاں پیش کرنا چاہتا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ جب تک اس ذات پر ایمان نہیں لائے گا جو واحد ہے اور ہر چیز کا خالق ہے تیری قربانی اور عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا نمرود نے کہا کہ یہ میری شان کے خلاف ہے اس کے بعد اس نے ہزار گائیں قربان کیں اس وقت آپ نے نمرود سے کہا۔

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ○ (سورۃ الصفت آیت 99)

ترجمہ: اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے ربّ کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بحکم الٰہی جب اپنی ہجرت کا اظہار فرمایا تو نمرود نے آپ کو بہت ہی عزت و احترام کیساتھ رخصت کر دیا۔

علامہ ابن خلدون تاریخ الانبیاء میں لکھتے ہیں:

اردو ترجمہ: اب آپ اپنے باپ تارخ اور ناحور بن تارخ اور ان کی بیوی ملکا بنت ہاران (تارخ کے بھائی) اور لوط بن ہاران اور سارہ اپنی زوجہ کے ساتھ کلدانین کی سرزمین سے ہجرت کر کے حران چلے آئے۔ قوم کی نافرمانی ان کی بداعمالیوں اور اس عظیم ترین ایذارسانی پر بھی کہ بظاہر انہوں نے آپ کی جان لینے میں کوئی کوتاہی نہیں کی تھی بایں ہمہ آپ نے قوم کے لئے بددعا نہیں فرمائی اس لئے کہ آپ کمال واوصاف کے بارے میں واضح

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ٥

(سورۃ الشعراء آیت 141)

حضرت لوط علیہ السلام

اور آپ کی قوم

حضرت لوط علیہ السلام کا نسب:

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد کو یہ شرف بخشا کہ اس کی نسل رہتی دنیا تک کرۂ ارض پر موجود رہے گی اور یہ عظیم سلسلہ سام بن نوح علیہ السلام سے قائم ہوا سام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

ارفخشد بن شام' شالخ بن ارفخشد' عامر بن شالخ' فالخ بن عابر بن رعو بن فالخ' ساروغ بن رعو' ناحور بن ساروغ' تارخ بن ناحور۔

تارخ
- حضرت ابراہیم علیہ السلام
  - حضرت اسماعیل علیہ السلام
  - حضرت اسحٰق علیہ السلام
- حاران
  - حضرت لوط علیہ السلام

اس شجرۂ نسب کی بناء پر حضرت لوط' حضرت ابراہیم علیہما السلام کے برادرزاد سے ہیں' تمام مورخین نے اس نسب پر اعتماد کیا ہے لیکن علامہ ابوحنیفہ دینوری برخلاف تمام مورخین کے اس بات کے قائل ہیں کہ

حضرت لوط (علیہ السلام) حضرت ابراہیم کے بھانجے ہیں' وہ لکھتے ہیں:

حضرت لوط علیہ السلام کے والد کا تعلق شہر سدوم سے تھا' ان کی والدہ آزر کی دختر تھیں اور اس وقت حضرت لوط علیہ السلام بابل میں نانا ہی کی ملاقات کے لئے آئے

ہوئے تھے چنانچہ وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے اور بابل میں اقامت اختیار کر لی اور ان کا ہاتھ بٹانے لگے پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی تو وہ بھی ان کے ہمراہ ہو پڑے شہر سدوم میں اپنے والد اور اعزہ کے ہاں مقیم ہو گئے' سدوم سرزمین اردن و عرب کی سرحد پر واقع تھا...... رہے ابراہیم علیہ السلام تو انہوں نے سفر جاری رکھا' تا نکہ سرزمین مصر میں جا پہنچے۔ (اخبار الطوال اردو ترجمہ)

بائبل (عہد نامہ عتیق) میں حضرت لوط علیہ السلام کا نسب اس طرح مذکور ہے۔

تارح سے ابرام اور نحور اور حاران پیدا ہوئے اور حاران سے لوط پیدا ہوا اور حاران اپنے باپ تارح کے آگے (سامنے) اپنی زاد بوم یعنی کدیوں کے ار میں مرا اور اب ابرام اور نحور نے اپنا اپنا بیان کر لیا' ابرام کی بیوی کا نام ساریٰ اور نحور کی بیوی کا نام ملکا تھا' جو حاران کی بیٹی تھی وہی ملکا اور اس کا باپ تھا اور ساریٰ بانجھ تھی...... تارخ نے اپنے بیٹے ابرام کو اور اپنے پوتے لوط کو جو حاران کا بیٹا تھا اور اپنی بہو ساریٰ کو جو اس کے بیٹے ابرام کی بیوی تھی ساتھ لیا اور وہ سب کسدیوں کے ار سے روانہ ہوئے کہ کنعان کے ملک میں جائیں وہ حاران تک آئے اور وہیں رہنے لگے اور تارخ کی عمر دو سو پانچ برس کی ہوئی اور اس نے حاران میں وفات پائی۔ (بائبل کتاب پیدائش)

اس طرح سوائے علامہ ابوحنیفہ دینوری کے تمام مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے برادر زادہ (بھتیجے) تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام 2120 ق م شہر اور (ار) میں پیدا ہوئے یہی شہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وطن مالوف تھا حضرت لوط علیہ السلام کا زمانہ وہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور سے حاران کی طرف ہجرت کی تو حضرت لوط علیہ السلام بھی آپ کے ساتھ تھے اور بہت مدت تک آپ کی معیت میں رہے جب قحط سالی کے باعث حضرت ابراہیم علیہ السلام حاران سے مصر کا سفر کیا اس وقت بھی حضرت لوط علیہ السلام آپ کے ہمراہ تھے عرصہ دراز کے بعد جب